بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت کیا ہے اور یہ کن لوگوں پر نافذ ہوتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

شریعہ لاء کیا ہے؟ اور کیا وہ کسی غیر مسلم ملک میں مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے؟

جواب

شریعت کے لغوی معنی راستہ، طریقہ اور پانی پینے کی گھاٹ کے ہیں، اسلامی شریعت کو شریعت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دین پر چلنے کا خدا کا بتایا ہوا راستہ ہے۔ **اسلامی اصطلاح میں شریعت سے مراد** وہ احکام اور ضابطے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دنیوی و اخروی فلاح کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے عطا فرمائے۔

اسلام ایک عالمگیر دین ہے، اس کی تعلیمات کسی خاص طبقے یا خطے تک محدود نہیں بلکہ "یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ" کے ذریعے پوری انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے لیے رہنما بنا کر بھیجے گئے، اسی لیے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور حلال و حرام جیسے بنیادی احکامات ہر مسلمان پر لازم ہیں، خواہ وہ کسی بھی ملک میں مقیم ہو، البتہ دارالحرب میں بعض معاملات جیسے جمعہ و عیدین، سود، حدود و قصاص اور دیگر امورِ قضاء میں مخصوص شرائط کے ساتھ چند جگہ رخصت موجود ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں ہر جگہ مسلمانوں پر عقائد و عبادات اور حلال و حرام جیسے بنیادی احکامات پر مکمل عمل لازم ہے، لیکن بعض احکامات مثلاً حدود و قصاص، مالیاتی امور و دیگر امورِ قضاء میں دارالحرب یعنی مخصوص غیر مسلم ممالک میں مخصوص شرائط کے ساتھ کچھ رخصتیں بھی موجود ہیں۔ ایسی صورت میں کسی بھی خاص مسئلے کے لیے اہلسنت کے مستند مفتی صاحب سے رہنمائی لے کر ہی عمل کیا جائے۔

شریعت کے لغوی و اصطلاحی معنی کے بارے میں تفسیر قرطبی میں ہے: ”الشريعة في اللغة: المذهب والملة. ويقال لمشرعة الماء وهي مورد الشاربة -: شريعة. ومنه الشارع لأنه طريق إلى المقصد فالشريعة: ما شرع الله لعباده من الدين، والجمع الشرائع“ ترجمہ: لغت میں "شریعت" کے معنی مذہب اور مِلّت کے ہیں۔ پانی کے گھاٹ (پانی پینے کی جگہ) کو بھی "شریعت" کہا جاتا ہے۔ اسی مادے سے لفظ "شارع" نکلا ہے کیونکہ یہ منزلِ مقصود تک پہنچنے کا راستہ ہوتا ہے۔ شریعت سے مراد وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر اور واضح فرمایا ہے، اور اس کی جمع "شرائع" آتی ہے۔ (الجامع لأحکام القرآن، ج 16، ص 163، مطبوعہ مصر)

یونہی علامہ سعدالدین تفتازانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”والشريعة ما شرع الله تعالى لعباده من الدين أي أظهر وبين وحاصله الطريقة المعهودة الثابتة من النبي“ ترجمہ: اور شریعت وہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے

بندوں کے لیے مقرر فرمایا یعنی اسے ظاہر اور واضح کر دیا؛ **اور اس کا حاصل وہ معروف دینی طریقہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔** (التلویح علی التوضیح، ج 1، ص 7، مطبوعہ مصر)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔" (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 158)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا ﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔" (پارہ 22، سورۃ سبا، آیت 28)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لیے نبی بن کر آئے اس بارے خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "وكان النبي يبعث إلى قومه خاصة، وبعثت إلى الناس كافة" ترجمہ: پہلے انبیاء خاص اپنی قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا ہے۔ (بخاری، کتاب الصلاۃ، ج 1، ص 95، رقم الحدیث 438، مطبوعہ مصر)

دار الحرب ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں نہ فی الحال اسلامی حکومت ہے اور نہ ہی پہلے کبھی اسلامی حکومت قائم ہوئی، یا اگر تھی تو اس کے بعد غیر مسلموں کی حکومت غالب آگئی اور اسلامی شعائر واحکام پر عمل مٹا دیا گیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: **"جہاں سلطنت اسلامی کبھی نہ تھی نہ اب ہے، وہ اسلامی شہر نہیں ہو سکتے** نہ وہاں جمعہ و عیدین جائز ہوں اگرچہ وہاں کے کافر سلاطین شعائر اسلامیہ کو نہ روکتے ہوں اگرچہ وہاں مساجد بکثرت ہوں اذان و اقامت جماعت علی الاعلان ہوتی ہو اگرچہ عوام اپنے جہل کے باعث جمعہ و عیدین بلا مزاحمت ادا کرتے ہوں جیسے کہ روس فرانس وجرمن و پرتگال وغیرہا اکثر بلکہ شاید کل سلطنت ہائے یورپ کا یہی حال ہے۔۔۔۔۔ کتب کثیرہ سے مستفاد ہے: "وبالجملة يشترط لدار الاسلام ابتداء اعنى صيرورة دار الحرب دار الاسلام جريان حكم سلطان الاسلام فيها" **یعنی بالجملہ ابتداءً دار الاسلام بننے کے لیے شرط ہے یعنی دار الحرب کا دار الاسلام بننے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہاں سلطان اسلام کا حکم جاری ہو۔"** (فتاوی رضویہ، ج 8، ص 379 تا 381، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فتاوی امجدیہ میں فرماتے ہیں: "جو ممالک اب تک حکومت اسلام کے تحت نہیں آئے وہ اب بھی دار الحرب ہیں، یورپ کا کثیر حصہ ایسا ہی ہے، اور اس کے سوا بھی کچھ ممالک ہیں۔" (فتاوی امجدیہ، ج 3، ص 233، مطبوعہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 14 شوال المکرم 1447ھ/03 اپریل 2026ء